www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
وحد	وَاحِد ایک ص ۱/۱۲ وَحِید اکیلا
وحش	وُحُوش چوپائے
وحی	اَوْحٰی دل میں بات ڈالنا
ودّ	وَدَّ آرزو کرنا۔ پسند کرنا
	وَادَّ محبت کرنا وُدّ محبت ص ۱/۱
ودع	وَدَعَ وَدْع چھوڑنا
	اِسْتَوْدَعَ سپرد کرنا
ودق	وَدْق بارش
ودی	دِیَة بدلہ۔ دینا وادی زمین کی قسم
	پانی کے راستے
وذر	یَذَرُ چھوڑنا
وراء	وَرَاءَ پیچھے۔ سوائے (ص ۳/۱)
ورث	تُرَاث وراثت اَوْرَثَ وارث بنانا
ورد	وِرْد پیاسا گھاٹ مَوْرُود گھاٹ
	(وَرْدَة گلابی رنگ ص ۱/۹)
	وَرَدَ پہنچنا اَوْرَدَ پہنچانا۔
ورق	(وَرَق پتہ ص ۱/۲) (وَرِق سکہ ص)
وری	اَوْرٰی آگ جلانا۔
	وَارٰی چھپانا تَوَارٰی چھپنا
وزر	وِزْر اٹھانا وِزْر بوجھ۔ وَزِیر مددگار
	وَزَر پناہ اَوْزَار آلات جنگ
وزع	وَزَعَ روکنا اَوْزَعَ توفیق دینا
وزن	وَزَنَ تولنا وَزْن بوجھ۔
	مِیزَان ترازو مَوَازِین تول
	مَوْزُون مناسب (۱۵/۱۹)
وسط	وَسَط درمیان وَسَطاً اعتدال
	(اَوْسَط مونث وُسْطٰی درمیانی ۲۶/۲۸)
	(وَسَطْ درمیان تک جانا ۱/۲)
وسع	وَسِعَ فراخ ہونا وُسْع مقدور

مادہ	الفاظ اور عنوان
	اَوْسَعَ فراخ کرنا مقدور رکھنا
وسق	وَسَقَ۔ اِتَّسَقَ اکٹھا کرنا۔ ہونا
وسل	وَسِیلَة ذریعہ
وسم	داغ دینا نشان لگانا۔ تَوَسَّمَ پہچاننا۔
وسن	سِنَة اونگھ
وسوس	وَسْوَسَ دل میں بات ڈالنا
وشی	شِیَة داغ
وصب	وَصَبَ ہمیشہ رہنا
وصد	وَصَدَ بند کرنا اَوْصِدَ چوکھٹ
وصف	وَصَفَ بیان کرنا
وصل	وَصِیلَة اونٹ
	وَصَلَ پہنچنا۔ جوڑنا۔ ملانا
	وَصَّلَ لگاتار ملانا
وصی	وَصِیَّة حکم نصیحت
	اَوْصٰی حکم دینا وَصّٰی نصیحت کرنا
	(تَوَاصٰی ایک دوسرے کو تاکید کرنا ۱۳/۱)
وضع	وَضَعَ اتارنا۔ جننا۔ رکھنا
	اَوْضَعَ دوڑانا
وضن	وَضَنَ بننا
وطأ	وَطِئَ روندنا وِطَاء موافقت کرنا
وطر	وَطَر حاجت۔ خواہش
وطن	مواطن زمین اور اس کی اقسام
وعد	وَعَدَ۔ میعاد۔ موعدہ۔
	عہد وعدہ وَعَدَ وعدہ کرنا۔
	اَوْعَدَ ڈرانا
	(وَاعَدَ تَوَاعَدَ ایک دوسرے کو وعدہ دینا)
وعظ	وَعَظَ نصیحت کرنا مَوْعِظَة نصیحت
وعی	وَعٰی یاد رکھنا اَوْعٰی بخل کرنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
	وِعَاء سامان
وفد	وَفْد مہمان
وفر	موفور وافر۔ بہت
وفض	اَوْفَضَ دوڑنا
وفق	وَفَّقَ توفیق دینا وافق موافقت کرنا
وفی	اَوْفٰی وَفّٰی پورا کرنا
	تَوَفّٰی پورا کرنا۔ مارنا اِسْتَوْفٰی پورا لینا
وقب	وَقَبَ تاریکی چھانا۔ چھپنا
وقت	وَقْت۔ میقات۔ وقت یا
	اُقِّتَ وقت مقرر کرنا
وقد	وَقُود ایندھن
	اَوْقَدَ۔ اِسْتَوْقَدَ آگ جلانا
وقذ	وَقَذَ مارنا
وقر	وَقْر وِقْر بوجھ
	وَقَّرَ تعظیم کرنا وَقَار عزت
وقع	وَقَعَ گرنا۔ ہونا وَاقِعَة قیامت
	اَوْقَعَ ڈالنا وَاقِعَ گر پڑنا
وقف	وَقَفَ ٹھہرنا۔ کھڑا ہونا، کرنا
وقی	وَقٰی بچانا اِتَّقٰی بچنا۔ ڈرنا
	مُتَّقِی نیک بخت
وکأ	اِتَّکَأَ ٹیک لگانا
وکد	وَکَّدَ۔ مضبوط کرنا
وکز	وَکَزَ مارنا
وکل	وَکَّلَ سپرد کرنا مقرر کرنا (وکیل کارساز)
	(تَوَکَّلَ بھروسہ کرنا ۸/۸۸)
ولج	وَلَجَ داخل ہونا وَلِیجَة دوست
	اَوْلَجَ داخل کرنا
ولد	وَلَدَ جننا وَالِد باپ وَالِدَة ماں
	وَلَد بیٹا وِلْدَان۔ وَلِید مَوْلُود بچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) ابل۔ اسم جنس ہر قسم کے اونٹ پر اور نر و مادہ کے لیے۔

(۲) بعیر: اسم جنس۔ چار سال کا باربردار اونٹ نر و مادہ دونوں کے لیے۔

(۳) جَمَل: پانچ سال سے زائد عمر کا نر اور خوبصورت اونٹ۔

(۴) ضامر: چھریرے بدن کا سبک رفتار اونٹ نر ہو یا مادہ۔

(۵) رکاب: سواری کے قابل اونٹوں کا گلہ۔

(۶) هیم: سخت پیاسا اونٹ۔

(۷) ناقة: ایسی اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو چکی ہو۔

(۸) عِشَار: دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔

(۹) بُدن: قربانی کے اونٹ جو حرم کعبہ میں لے جا کر ذبح کیے جائیں۔

(۱۰ تا ۱۲) بحیرة، سائبة، وصیلة اور حام، جاہلیت میں مختلف شرطوں کے تحت بتوں کی نذر و نیاز اور قربانی کے جانور۔

اونچا کرنا: دیکھیے بلند کرنا ——— اوندھا کرنا: دیکھیے اُلٹ دینا ———!

۴۹ ــ اُونگھ

کے لیے قرآن کریم میں دو الفاظ ہیں۔ نُعَاس اور سِنَةٌ (وسن)

۱۔ نُعَاس (نعس) یہ نیند کی ابتدائی کیفیت ہے (ف ل ۲۴) بمعنی غنودگی۔ جب نیند کی وجہ سے حواس سُست پڑ جائیں اور آنکھوں پر اس کا اثر نمایاں ہونے لگے تو اسے نُعاس کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ (۸/۱۱) جب اللہ نے تمہاری تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اوڑھا دی۔

۲۔ سِنَةٌ (وسن) اونگھ۔ ایسی غنودگی جس سے سر میں گرانی محسوس ہونے لگے اور سر جھکنے لگے۔ غنودگی کا اگلا درجہ۔ غنودگی اور نیند کی درمیانی کیفیت (ف ل ۱۶۱) ارشاد باری ہے:

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (۲/۲۵۵) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا، اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

۵۰ ــ ایندھن

کے لیے حَطَب، حَصَب اور وَقُوْد کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَطَب: نباتاتی ایندھن۔ ناکارہ صرف جلانے کے قابل لکڑی، جھاڑ جھنکار (پنجابی۔ بالن) قرآن میں ہے:

وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (۱۱۱/۴) اور اس (ابولہب) کی جورو بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے۔

اور جو لکڑی کارآمد ہو اسے خَشَب کہا جاتا ہے۔

۲۔ حَصَب: کے معنی پتھر۔ چھوٹی پتھریاں۔ کنکر وغیرہ اور حَاصِب اس تند و تیز ہوا کو کہتے ہیں جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) قُدُّوس، اللہ تعالیٰ کا نام۔ شرک اور اسی طرح کی دوسری برائیوں سے پاک اور بابرکت ہستی یا مقام۔
(۳) زکیہ، نفس کا اخلاقِ رذیلہ سے پاک ہونا اور صلاح یافتہ ہونا یا سنورنا۔
(۴) طُہر، ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاستوں سے پاک ہونا۔ اور یہ اَزْکٰی سے ابلغ ہے۔
(۵) طیّب: ظاہری نجاستوں سے پاک حلال اور خوش منظر چیز۔

۳۔ پاک کرنا

کے لیے مَحَّصَ، زَکّٰی اور طَہَّرَ، صَفَا، بَرَّاَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ مَحَّصَ: محص بمعنی کسی چیز کو کھوٹ، آلائش اور آمیزش سے پاک صاف کرنا۔ اور محص الذّھب بمعنی سونے کو کٹھالی میں ڈال کر اور آگ پر پگھلا کر اس سے میل کچیل اور آمیزش کو دُور کر کے اسے خالص بنانا (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُمْ — تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خالص مومن بنا دے

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِينَ (۳/۱۴۱) — اور کافروں کو نابود کر دے۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی عملی کمزوریوں کا ذکر کر کے ان کی اصلاح فرما رہے ہیں۔ گویا مَحَّصَ سے مراد عملی زندگی میں انسان کو کمزوریوں اور تقاضوں سے پاک کرنا مراد ہے۔

۲۔ زَکّٰی سے مراد نفس کو روحانی آلائشوں، بیماریوں اور اخلاقِ رذیلہ سے پاک کرنا ہے (تفصیل اوپر دیکھئے)

۳۔ طَہَّرَ سے مراد ظاہری نجاست کو دُور کرنا بھی ہے۔ اور دل کو شرک اور شیطانی وساوس سے پاک کرنا بھی۔ تفصیل اوپر گزر چکی)

۴۔ صَفَا بمعنی کسی چیز کا ہر طرح کی آمیزش سے پاک و صاف ہونا ہے (مف) اور صَفّٰی بمعنی کسی چیز کو پاک و صاف بنانا۔ جیسے شہد کو موم اور ستھا وغیرہ کی آمیزش اور آلائش سے پاک و صاف کیا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (۴۷/۱۵) — اور (جنت میں) صاف شدہ شہد کی نہریں ہوں گی۔

۵۔ بَرَّاَ: بَرِءَ بمعنی بیماری سے شفا پانا اور اَبْرَاَ بمعنی تندرست کرنا اور بَرَّاَ بمعنی کسی کو تہمت یا عیب سے پاک کرنا (منجد۔ مف) بَری قرار دینا۔ ارشادِ باری ہے:

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللّٰهِ وَجِيهًا (۳۳/۶۹) — تو اللہ تعالیٰ موسیٰ کو لوگوں کے الزام سے بے عیب ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

ماحصل: (۱) مَحَّصَ: کسی چیز کو ظاہری اور باطنی آلائشوں اور کمزوریوں سے پاک کرنا۔
(۲) زَکّٰی: نفس کو اخلاقِ رذیلہ سے پاک کرنا۔
(۳) طَہَّرَ: ظاہری نجاست نیز شرک و وساوس کی آلائشوں سے پاک صاف کرنا۔
(۴) صَفّٰی: خام پیداوار کو اس کی آلائشوں سے پاک کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سَلَقَ: بمعنی قہر اور غلبہ کے ساتھ دست درازی یا زبان درازی کرنا ہے۔ اور سلق اللسان بمعنی زبان کو تیزی سے چلانا۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ (۳۳/۱۹) — پھر جب (جنگ کا) خوف دُور ہو جائے تو تیز تیز زبانوں سے تمہارے بارے میں زبان درازی کریں۔ اور بہت حریص ہیں مال پر۔

۳۳ ــــ تیل

کے لیے زَیْتٌ، دُھْنٌ اور دِھَانٌ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ زَیْتٌ: زیتون کے درخت کے تیل کو زیت اور پھل کو زیتونۃ کہتے ہیں (م۔ق) اور زَاتَ الطَّعام بمعنی کھانے میں زیتون کا تیل ڈالا یا اس کو زیتون کے تیل سے مرغن کیا۔ اور یہ تیل جلانے کے لحاظ سے بہت عمدہ تیل ہے۔ ارشادِ باری ہے،

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (۲۴/۳۵) — اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے۔

۲۔ دُھْنٌ: بمعنی تیل، روغن، چکنائی یہ لفظ عام ہے۔ خواہ یہ روغن یا تیل کسی قسم کا ہو، نباتاتی ہو، یا حیواناتی۔ اور دَھَنَ اور اَدْھَنَ بمعنی دھوکا دینا۔ منافقت کرنا اور تَدَھَّنَ بمعنی تیل سے چکنا کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ (۲۳/۲۰) — اور وہ درخت (بھی ہم ہی نے پیدا کیا) جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے اور روغن لیے ہوئے اگتا ہے۔

۳۔ دِھَانٌ: بمعنی تیل کی تلچھٹ۔ پھسلنے کی جگہ۔ وارنش۔ پلینٹ (منجد) ارشادِ باری ہے،

فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (۵۵/۳۷) — پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

ماحصل: زَیْت صرف زیتون کے تیل کو کہتے ہیں اور دُھْن زیت سمیت ہر قسم کے تیل کو۔ اور تیل خواہ کسی قسم کا ہو اس کا تلچھٹ دِھَان ہے۔

۳۴ ــــ تیوری چڑھانا

کے لیے عَبَسَ، کَلَحَ اور بَسَرَ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ عَبَسَ: بمعنی چیں بہ جبیں ہونا۔ دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں سلوٹ پڑ جانا۔ یہ پہلا درجہ ہے (ف ل ۱۳۹) قرآن میں ہے:

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ (۸۰/۱) — (محمد مصطفیٰ) ترش رُو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ (۸/۴۳) جب اللہ نے آپ کو خواب میں کافروں کو تھوڑی مقدار میں دکھایا۔

۲۔ رُءْیَا: رأی بمعنی دیکھنا۔ اس لفظ کا اطلاق سوتے میں کوئی واقعہ دیکھنے پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے:

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ (۱۲/۵) حضرت یعقوبؑ نے کہا، اے پیارے بیٹے اس خواب کو بھائیوں سے مت بیان کرنا۔

اور بیداری کی حالت میں کوئی واقعہ دیکھنے پر بھی معراج کا واقعہ جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ یہ حالت بیداری میں ہوا تھا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (۱۷/۶۰) اور یہ نمائش ہم نے تمہیں صرف اس لیے دکھلائی کہ اس کو لوگوں کے لیے آزمائش بنا دیں۔

یہاں فِتْنَةً لِّلنَّاسِ کے الفاظ بھی اس بات کی صراحت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ عالم بیداری کا تھا۔

۳۔ اَحْلَام: (حُلُمٌ کی جمع) حَلَمَ بمعنی جوان اور بالغ ہونا۔ اور حُلْمٌ بمعنی نوعمری کا خواب۔ بیہودہ اور ڈراؤنے خواب (م ل منجد) قرآن میں ہے:

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ (۱۲/۴۴) ان (تعبیر بتانے والوں) نے (شاہِ مصر سے) کہا یہ تو پریشان سے خیالات ہیں جو گڈمڈ ہو گئے۔ اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی۔

ماحصل: (۱) مَنَام: کا لفظ خواب کے لیے عام ہے۔ (۳) اَحْلَام: بے ربط، بیہودہ اور ڈراؤنے خواب۔
(۲) رُءْیَا، کوئی واقعہ دیکھنا حالتِ خواب میں ہو یا بیداری میں۔

۱۴۔ خواہش

کے لیے اَمَلٌ، اُمْنِيَّةٌ، هَوٰى، شَهْوَةٌ اور وَطَرٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۲-۱۔ اَمَل اور امنیۃ کے لیے دیکھیے ـــــ "آرزو اور امید لگانا"

۳۔ هَوٰى: (ج اهواء) بمعنی خواہشاتِ نفس اور ان کی طرف میلان (مف) هوی یهوی یعنی اوپر سے نیچے گرنا۔ اور الهواۃ گڑھے کو کہتے ہیں۔ اور اهواء ایسی خواہشات کو کہتے ہیں جن کے پیچھے لگ کر انسان اپنی قدر و منزلت کھو دے (منجد) یہ لفظ عموماً بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ابن فارس کے الفاظ میں هَوَى النَّفْسِ خَالٍ مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ (م ل) یعنی خواہشاتِ نفس وہ خواہشیں ہیں جن میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (۷۹/۴۰) اور جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا رہا۔ اور اپنے آپ کو خواہشات سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانا جنت ہوگا۔

۴۔ شَهْوَة: انسان کے طبعی تقاضوں کی خواہشات (ج شَهَوَات) ایسی خواہشیں جن کی طرف انسان کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ہلاک کر ڈالا (منجد) اور دَیْمُوْمَۃ بمعنی صحرا۔ ریگستان (مف) ارشادِ باری ہے:

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا (۹۱/۱۴) تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور اُن کو ہلاک کر کے برابر کر دیا۔

ماحصل: (۱) دَکَّ: بے جان اشیاء کو کوٹ کاٹ کر زمین بوس کر دینا۔
(۲) دَمْدَمَ: عذاب کے ذریعہ ہلاک کر کے ملیامیٹ کر دینا۔

۷ ــــ زنجیریں

کے لیے سَلَاسِل (سل)، اَغلَال[۱]، اَنکَال[۲] اور اَصْفَاد[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سَلَاسِل: (واحد سلسلہ) سَلَّ بمعنی ایک چیز سے دوسری چیز کو کھینچ لینا جیسے نیام سے تلوار کو سونتنا۔ اور سلسلہ بمعنی زنجیر جس کی ایک کڑی سے دوسری کڑی ملی چلی جاتی ہے (مف) اور تسلسل بمعنی ایک چیز کا دوسری سے مربوط ہوتے چلے جانا۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (۶۹/۳۲) پھر ایک زنجیر سے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے، اسے جکڑ دو۔

۲۔ اَصْفَاد: (واحد صَفَد اور صِفَاد) بمعنی لوہے کا طوق یا زنجیر جس سے قیدیوں کو جکڑا جاتا ہے۔ (مف) اور صَفَدَ بمعنی باندھنا۔ قید کرنا۔ اور اَصْفَدَ بمعنی قید کرنا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (۳۸/۳۸) اور دوسرے جنوں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

۳۔ انکال: (واحد نکل) نِکْل جانور کی بیڑی اور لوہے کے لگام کو کہتے ہیں جو اسے قابو میں رکھتے ہیں (مف) اور بمعنی کڑا یا لہ کا لوہا (م۔ق) اور "نکال" ایسی عبرتناک سزا کو کہتے ہیں جس سے کسی کو نتھ پڑ جائے۔ اور نَکَّلَ بمعنی کسی کو عبرت ناک سزا دینا یا کسی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا یا لگام دینا۔

ارشادِ باری ہے:

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا (۷۳/۱۲) بیشک ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلوگیر کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

۴۔ اَغلَال: واحد غُل۔ اور اس کی جمع غلول بھی آتی ہے۔ اور غُلّ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی کے اعضاء کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے (مف) اور اس کا اطلاق ہتھکڑی، بیڑیاں اور طوق سب پر ہوتا ہے۔ اور غَلَّ بمعنی ہتھکڑی یا طوق ڈالنا (منجد) اور زنجیر تو ان سب کے ساتھ ہوتی ہی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاْ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا (۷۶/۴) ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

ماحصل: (۱) سَلَاسِل: زنجیریں معروف لفظ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اُنَاس: تقسیم کار کے لحاظ سے بنے ہُوئے یا بنائے ہوئے گروہ۔ یا مختلف قبائل کے تعلق رکھنے والے الگ الگ گروہ (بعض کے نزدیک نَاس اور اُنَاس میں کوئی فرق نہیں)۔ قرآن میں ہے:

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (۲/۶۰) — سب لوگوں نے (ہر قبیلہ نے (عثمانی)) اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

ماحصل: (۱) فِرْقَة: کسی بڑی جماعت سے بہت سے لوگوں کا الگ شدہ حصہ۔

(۲) فَرِیْق: وُہ فرقہ جس کے مقابل بھی کوئی فرقہ موجود ہو یا مذکور ہو۔

(۳) طَائِفَة: چھوٹی سی ہم مذہب اور ہم خیال لوگوں کی جماعت۔

(۴) زُمَر: بمعنی چھوٹے چھوٹے دستے۔ ٹولے۔

(۵) شِیْعَة: عقیدہ کے اختلاف پر مبنی پارٹی یا دھڑا۔

(۶) اُنَاس: قبیلہ یا تقسیم کار کے حساب سے بنے ہُوئے فرقے۔

فرمانبرداری کرنا کے لیے دیکھیے "اطاعت کرنا"

۸ —— فریادرسی

کے لیے اِسْتَجَابَ[۱] (جوب) اور اَصْرَخَ[۲] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِسْتَجَاب: جَابَ بمعنی پتھر کو تراشنا۔ اور اَجَابَ بمعنی مراجعۃ الکلام (م۔ ل) یعنی کسی سوال کا جواب دینا۔ اور سَئَلَ بھی دو معنوں میں آتا ہے۔ (۱) کسی بات کے متعلق استفسار کرنا اور (۲) کوئی چیز مانگنا اور طلب کرنا۔ لہٰذا اَجَابَ بھی اُن دونوں معنوں میں آتا ہے کسی استفسار کا جواب دینے کے معنوں میں بھی۔ جیسے فرمایا:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ (۵/۱۰۹) — جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر اُن سے پوچھیگا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا۔

اور کسی چیز کے طلب کرنے کے جواب میں بھی اس وقت اس کے معنی قبول کرنا ہوں گے۔ جیسے فرمایا:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (۲۷/۶۲) بھلا بے قرار کی دعا کو کون قبول کرتا ہے جب وُہ اسے پکارتا ہے؟

اور استجاب بمعنی دُعا کو قبول کرنا یعنی پکارنے والے کی حاجت روائی یا دادرسی کرنا ہے بالخصوص جب ندا کی جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ (۲۱/۷۶) — اور جب اس سے پیشتر نوحؑ نے ہمیں پکارا تو ہم نے اُن کی دُعا قبول فرمائی۔ اور اُن کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔

۲۔ اَصْرَخَ: صَرَخَ بمعنی چیخنا۔ چلانا تاکہ کوئی فریاد کو پہنچے۔ اور صَرِيْخ بمعنی فریاد کو پہنچنا (۳۶/۴۳) اور اَصْرَخَ کا بھی یہی مفہوم ہے۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) خَطَّ : محض لمبائی کے رُخ کچھ لکھ دینا۔

(۲) سَطَرَ : سطور بنا کر لکھنا۔

(۳) رَقَمَ : ایسے لکھنا کہ تحریر واضح اور موٹی ہو۔

(۴) كَتَبَ : ایسی تحریر جو اپنا مفہوم ادا کرنے میں مکمل ہو۔

۱۰۔۔۔۔۔ لکھوانا

کے لیے اِسْتَنْسَخَ[۱]، اَمَلَّ[۲] (مَلَّ) اور اِكْتَتَبَ[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اِسْتَنْسَخَ : نَسَخَ الْكِتَابَ بمعنی کتاب کی کاپی کرنا اور نسخہ وُہ کتاب جس سے نقل کی جائے نقل شدہ کتاب اور اِسْتَنْسَخَ بمعنی لکھنے یا نقل کرنے کو کہنا (منجد) کتاب کو حرف بحرف نقل کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ — یہ ہماری کتاب تمہارے متعلق ٹھیک ٹھیک بولے گی

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۴۵/۲۹) — ہم وہ سب کچھ لکھواتے جاتے تھے جو تم عمل کرتے تھے۔

۲۔ اَمَلَّ : بمعنی تحریر لکھوانا۔ اس طرح کہ ایک آدمی بولتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے۔ لکھوانا۔ لکھنے کے بعد پڑھ کر سنانا (تفصیل پڑھنا میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے:

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ (۲/۲۸۲) — اور چاہیے کہ وہ شخص لکھوائے جس نے قرضہ لیا ہے۔

۳۔ اِكْتَتَبَ : لکھنا۔ املا کرانا۔ لکھانا۔ لکھنے کی درخواست کرنا (منجد) اِكْتَتَبَ کا لفظ عموماً جھوٹی اور جعلی تحریر کے متعلق استعمال ہوتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا — اور (کافر) کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

فَهِىَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۲۵/۵) — جسے اس نے لکھوا رکھا ہے۔ اور وُہ صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

ماحصل: (۱) اِسْتَنْسَخَ : کسی کو کوئی چیز نقل کرنے کو دینا۔ لکھوانا۔

(۲) اَمَلَّ : ایک شخص کا بولتے اور دوسرے کو لکھتے جانا۔

(۳) اِكْتَتَبَ : کا استعمال عموماً جھوٹی اور جعلی نقل سازی کے لیے ہوتا ہے۔

۱۱۔۔۔۔۔ لکھنے والا

کے لیے كَاتِبٌ اور سَفَرَةٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ كَاتِبٌ : ہر وُہ شخص جو کوئی چیز لکھتا ہے وُہ کاتب ہے یہ لفظ معروف اور اس کا استعمال عام ہے ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ — اور اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ مل سکے تو رہن باقبضہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی چیز ہوتی ہے جس کی نظیر پہلے موجود ہو۔ اور وہ چیز قابلِ استعمال ہو۔ اور استعمال کے بعد پرانی، بوسیدہ اور پھر ناقابلِ استعمال ہو جائے۔ مثلاً نئی قمیص۔ ارشادِ باری ہے:

بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۔ (۵۰/۱۵) بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کے بارے میں مشکوک ہیں۔

۳۔ بَدْعٌ: بمعنی (۱) کسی چیز کی ابتداء کرنا اور (۲) کوئی ایسی چیز بنانا جس کی مثال یا نمونہ پہلے موجود نہ ہو (م۔ل) اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا نام بَدِیعٌ ہے یعنی پہلی بار پیدا کرنے والا۔ اور بِدْعًا بمعنی کسی چیز یا سلسلہ کا آغاز کرنے والا۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (۴۶/۹) آپ کہہ دیجیے کہ میں کوئی نیا رسول تو نہیں آیا۔

ماحصل:

(۱) حَدَثٌ: کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنے کی حیثیت سے نیا ہونا۔ مثلاً ساری مخلوق حادث ہے۔

(۲) جَدِیدٌ: کوئی چیز جو نئی ہو اور اس کی نظیر پہلے موجود ہو۔

(۳) بِدْعًا: نظیر رکھنے والی اشیاء میں سے سب سے پہلی چیز۔

۳۰۔ نیچے

کے لیے تحت اور اَسْفَل اور اس کے مشتقات قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ تحت: اسم ظرف ہے اور اس کی ضد فوق بمعنی اوپر ہے۔ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ (۵/۶۶) اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا تھا، ان کو قائم رکھتے تو ان پر رزق مینہ کی طرح برستا کہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔

۲۔ اَسْفَل: بمعنی نچلا (ضد اعلیٰ) اس لفظ کا استعمال دو طرح پر ہے (۱) ایک ہی چیز کے نچلے حصے کو اَسْفَل اور اوپر کے حصے کو اَعْلیٰ کہتے ہیں جیسے اَسْفَلُهٗ اَغْلَظُ مِنْ اَعْلَاهُ یعنی اس چیز کا نچلا حصہ اُوپر والے حصہ سے سخت ہے۔

مرتبہ اور قدر و منزلت کی بلندی کے لیے اَعْلیٰ کا لفظ آتا ہے پستی اور کہتری کے لیے اَسْفَل (مؤنث سُفْلیٰ) حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلیٰ یعنی اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس حدیث میں عُلیا اور سُفلیٰ معنوی لحاظ سے استعمال ہوئے ہیں یعنی خیرات کرنے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔ اور قرآن میں ہے:

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا (۹/۴۰) اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ تعالیٰ ہی کی بلند ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خَالاَتِكُمْ (۲۴/۶۱) یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔

۲۰۔ رَبَائِب: رَابَّۃٌ وہ بیوی جو پہلے شوہر سے اپنی اولاد کی تربیت کر رہی ہو۔ اور اس کا مذکر رَابّ ہے۔ یعنی وہ مرد جو اپنی بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد کی تربیب کر رہا ہو۔ اور ایسی زیر تربیت اولاد کو رَبِیْب اور رَبِیْبَہ کہتے ہیں پچھلگ اولاد (ج رَبَائِب) قرآن میں ہے:

وَرَبَائِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ (۴/۲۳) اور تمہاری پہلی بیویوں کی لڑکیاں جو تمہاری گود میں پرورش پا رہی ہیں۔

۲۱۔ اَدْعِیَاء۔ اَلدَّعِیُّ بمعنی لے پالک۔ متبنّٰی۔ منہ بولا بیٹا۔ وہ جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف یا غیر قوم کی طرف منسوب کرے (ج ادعیاء) (منجد) ارشاد باری ہے:

وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ (۳۳/۴) اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

۲۲۔ كَلاَلَۃ: مصدر ہے جو وارث اور مورث دونوں پر بولا جاتا ہے۔ کلالہ کی تعریف رسول اللہؐ نے یہ فرمائی مَنْ مَّاتَ وَلَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلاَ وَالِدٌ یعنی وہ میت جس کے نہ اولاد ہو اور نہ باپ۔ اور لغوی لحاظ سے ایسی میت کے وارثوں کو بھی کلالہ کہتے ہیں (مف) تاہم قرآن میں یہ لفظ پہلے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ كَلٰلَۃً اَوِ امْرَاَۃٌ (۴/۱۲) اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا۔

۲۳۔ یَتِیْم: وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی جس کا باپ مر گیا ہو۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ (ج یَتَامٰی) اور جانوروں میں سے وہ بچہ جس کی بلوغت سے پہلے اس کی ماں مر گئی ہو (منجد) اور یتیم کے لغوی معنی ہر چیز سے منفرد۔ اکیلا۔ لاثانی اور بےنظیر بھی ہے۔ اور دُرِّ یَتِیْم بمعنی بے مثال (منجد۔ م۔ ق) ارشاد باری ہے:

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ (۴/۵) اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ